مختصر تاریخ ثقافت اسلامی مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

ترجمہ وحواشی: ڈاکٹر محمد طارق ایوبی ندوی

ناشر: علامہ ابوالحسن ندوی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر فاؤنڈیشن علی گڑھ، صفحات ۲۸۰، قیمت-/۱۸۰ روپے

تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کو عروج حاصل رہا ہے، جیسے بابلی، کلدانی، عبرانی، یونانی، ایرانی، رومی، مصری، ہندو، بدھ اور مجوسی وغیرہ۔ یہ تمام تہذیبیں وقت کے ساتھ دنیا سے تقریباً مٹ چکی ہیں۔ جب اسلام کا غلبہ ہوا تو اس نے بھی ایک تہذیب اور ثقافت برپا کی، جس کے اثرات آج بھی موجود ہیں اوران اثرات کومٹانا آسان نہیں ہے۔ مسلمانوں کوتعمیر وترقی اورعلم سے بڑا شغف تھا۔ انھوں نے جس ذوق وشوق سے کتب خانوں کی ترتیب وآرائش اورحسن انتظام کیا، علوم کے مراکز قائم کیے، طلبہ کی سرپرستی کی اور علماء، ادباء، شعراء، فلاسفہ، متکلمین اورفن کاروں، مصوروں، کاری گروں، پیشہ وروں اور مختلف علوم و فنون کے ماہرین کے ساتھ جوحسن سلوک کیا اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ زیرتبصرہ کتاب میں انہی علوم وفنون میں مسلمانوں کے کارناموں کوانتہائی اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

کتاب میں مقدمہ اورتقریظ کے علاوہ چھ فصلیں ہیں۔ ہرفصل میں اسلامی ثقافت کے ایک پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے۔ پہلی فصل میں ثقافت کی تعریف، دین وتہذیب کے درمیان فرق اور اسلامی ثقافت کی خصوصیات زیربحث لائی گئی ہیں، دوسری فصل میں اسلامی ممالک کے حدودِ اربعہ اور اسلامی ثقافتی مراکز کی نشان دہی کی گئی ہے۔ تیسری فصل میں ہندوستان میں اسلامی حکومت اور یہاں کے اصحابِ فضل وکمال کا تذکرہ ہے، چوتھی فصل میں علمی تحریک کے تحت اسلامی ثقافت کے برگ وباراورمختلف علوم وفنون کی توسیع کا ذکر ہے۔ پانچویں فصل میں اسلامی فنِ تعمیر کا تذکرہ کیا گیا ہے اور مسلمانوں کے ذریعے نئے شہروں کی آبادکاری اوران کی خصوصیات مذکور ہیں۔ چھٹی فصل میں مساجد، مدارس، تعلیمی مراکز اورشفاخانوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب اسلامی ثقافت کی تاریخ کو جامعیت کے ساتھ پیش کرنے کی ایک عمدہ کوشش ہے۔

یہ کتاب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے موقر استاد اور ناظم تعلیمات مولانا سید واضح رشید ندوی نے اصلاً عربی زبان میں تصنیف کی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ علی گڑھ میں ندوہ کی شاخ